خدا کے جلال کی خاطر محبت

مجالس حدیث

حدیث:180[1] عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ سَلْمَانَ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً ، فَجَلَسَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالَ عُمَرُ : بَعْضُ أَعَاجِيبِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : إِذَا أَلْقَى أَحَدُكُمُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ شَيْئًا يُكْرِمُهُ بِهِ فَجَلَسَ عَلَيْهِ . . . غُفِرَ لَهُمَا

ابان بن ابی عیاش سے منقول ہے کہ سلمان فارسی ایک مرتبہ جب حضرت عمر کے ہاں گئے تو انہوں نے ان کی طرف تکیہ بڑھایا۔ وہ تکیے پر بیٹھ گئے۔ اور کہا اللہ اکبر۔

پھر حضرت عمر نے سلمان فارسی سے کہا ابو عبد اللہ کوئی کمال کی بات؟ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جب تم میں سے کوئی مسلمان اپنے بھائی کو از راہِ تکریم بیٹھنے کو کوئی چیز پیش کرے تو دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

حدیث:181 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا

حضرت براء سے منقول ہے کہ حضور نے فرمایا: جب کبھی دو مسلمان ملاقات کے وقت ہاتھ ملاتے ہیں اور خدا کی حمد و ثناء اور استغفار کرتے ہیں تو دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

حدیث:182 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ لَا تُكْرِمْ صَدِيقَكَ

---

1 مشکاۃ (حدیث کے سیکشن) میں گزشتہ شمارہ سے امام عبد اللہ بن وھب رحمۃ اللہ علیہ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے ایک امام) کی الجامع سے **باب الإخاء** پیش کیا جا رہا ہے۔ کتاب کا تعارف پچھلے شمارہ میں دیا گیا ہے۔

بِمَا يَشُقُّ عَلَيْهِ

محمد بن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ ہمارے پہلے بزرگ کہا کرتے تھے: اپنے دوست کی ایسے ضیافت مت کرو جو اسے گراں بار کردے۔ (عمدہ مگر تاخیر سے کھانا پیش کرنا یا مزید قیام پر مجبور کرنا یا پر تکلف ضیافت سے زیر بار کرنا)۔

حدیث:183قَالَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ : وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ قَالَ : لِمَ ؟ قَالَ : مِنْ جَلَالِ اللَّهِ . . . حَتَّى أَلْصَقَ رُكْبَتَيَّ بِرُكْبَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَبْشِرْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ : ثُمَّ أَلْقَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، فَقُلْتُ : أَلَا تَسْمَعُ ، أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، أَلَا أُحَدِّثُكَ ؟ فَقُلْتُ : حَدِّثْنِي قَالَ : . . . حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ فِيَّ ، حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَاذَلُونَ فِيَّ ، حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ . . . ، حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ فِيَّ

ابو ادریس خولانی سے منقول ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل سے ایک مرتبہ کہا بخدا میں خدا کی خوشنودی کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ نے کہا کس کی خاطر! میں نے (مکرر) کہا خدا کے جلال کی وجہ سے۔ (اچھا) ساتھ ہی انہوں نے میرے گھٹنے اپنے گھٹنوں سے لگاتے ہوئے کہا خوش ہو جاؤ۔ بے شک حضور نے فرمایا جو لوگ محض خدا کے جلال کی خاطر محبتیں کرتے ہوں گے وہ اس دن عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے جب کہیں کوئی سایہ نہ ہو گا۔

پھر میں جب عبادہ بن صامت سے ملا تو ان سے واقعہ بیان کیا۔ فرمایا اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے ...... میری محبت لازم ہوئی جو میرے لیے محبت کرتے ہیں۔ اور جو میری خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں۔ اور ان پر بھی میری محبت لازم ہوئی جو..... اور ان پر بھی میری محبت لازم ہوئی جو میری خاطر ایک دوسرے سے خوب ملتے جلتے رہتے ہیں۔

حدیث:184عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، وَأَبِي عَامِرٍ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ :{ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ } قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : السِّلْمُ صِفَةُ قَوْمٍ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِقُرْبِهِمْ وَمَقْعَدِهِمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَسَكَتُوا ، فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ وَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتِيهِ . . . يَا رَسُولَ اللَّهِ ، حَتَّى نَعْرِفَهُمْ حَدِّثْنَا عَنْهُمْ ، فَرَأَيْتُ الْأَعْرَابِيَّ قَالَ: هُمْ عِبَادُ اللَّهِ مِنْ بُلْدَانٍ شَتَّى، وَقَبَائِلَ شَتَّى ، لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ يَتَوَاصَلُونَ بِهَا ، وَلَا دُنْيَا يَتَبَاذَلُونَهَا ، تَحَابَّوْا بِرُوحِ اللَّهِ ، يُجْعَلُ اللہ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ قُدَّامَ الرَّحْمَنِ تَعَالَى ، يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُونَ ، وَيَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ۔

ابو مالک اور ابو عامر سے منقول ہے جب یہ آیت اتری (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔

تو اس وقت ہم رسول اللہ کی مجلس میں تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: روز قیامت کچھ لوگ مزے میں ہوں گے۔ نہ وہ نبیوں میں سے ہیں نہ شہیدوں میں سے بلکہ انبیا اور شہدا اللہ تعالی سے ان کی قربت اور ان کی مسندوں کی شان دیکھ کر ان پر رشک کریں گے۔ (سبھی لوگ) چپکے بیٹھے رہے اور کسی نے کوئی استفسار نہ کیا۔ ایک بدو دوزانو ہو کر پوچھنے لگا: اے اللہ کے رسول ہم انہیں جاننا چاہتے ہیں کچھ ان کے بارے میں مزید فرمائیں۔ اعرابی کو میں نے دیکھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: وہ خدا کے بندے ملکوں ملکوں سے ہوں گے۔ طرح طرح کی قومیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے رشتے دار بھی نہ ہوں گے کہ خون انہیں کھنچتا ہو۔ نہ دنیاداری ان کے ملنے کا سبب ہو گی۔ وہ محض خدا کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے محبتیں رکھتے ہوں گے۔ اللہ تعالی نے ان کے لیے شاندار موتیوں سے جڑی عمارت تیار کر رکھی ہے جو رحمان کے آگے ایستادہ ہو گی۔ لوگ گھبرائے ہوں گے مگر وہ نہیں۔ لوگ حالت خوف میں ہوں گے پر وہ نہیں۔